



آیہ - سورہ دخان پارہ ۲۵ - بیشک ہم نے تمہارا اس قرآن کو برکت والی رات میں بیشک ہم ڈرا نواہے میں۔ اسی رات میں فیصلہ کئے جانے میں ہر ایک کام سے جو حکمت والے ہیں ہماری جانب سے یعنی ہم پر ذریعہ قرآن نبی کے جنم کی آگ سے ڈریو اے میں اگر نافرمانی سے باز نہ آئے تو ان کے لئے ہلاکت ہے۔ لیلہ مبارکہ کی تفسیر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نصف شب شعبان ہے اگرچہ مجہول مفسرین اس آیت کو منطبق کرتے ہیں شب قدر کے ساتھ جکا بیان سورہ لیلہ القدر میں ہوا ہے۔

احادیث سے بھی شب برآہ کی فضیلت ثابت ہے۔ اول حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کیا تو جانتی ہے رات نصف شعبان کیسی ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ نہیں فرمایا یہ رات ہے جتنی اولاد بنی آدم کی اس سال میں پیدا ہوئی وہی اس میں ہر ایک کی پیدائش لکھی جاتی ہے اور جتنے سال بھر میں مرتے والی ہیں انکی (چھٹی) لکھی جاتی ہے اور لوگوں کے عمل اسی رات میں اٹھائے جاتے ہیں یعنی رب العالمین کے حضور میں اور جہنم پر درزی ملنے والی ہے (اسکا انوازہ کیا جاتا ہے) حضرت عائشہ نے فرمایا یا رسول اللہ جنت میں کوئی داخل نہیں ہوگا بغیر رحمت الہی کے۔ آپ نے فرمایا (کر تین مرتبہ) جنت میں کوئی داخل نہیں ہوسکتا مگر اللہ کی رحمت سے میں نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ بھی نہیں۔ آپ نے ہاتھ مبارک سر پر رکھا اور فرمایا میں بھی نہیں مگر اللہ کی رحمت نے مجھکو ڈھانک لکھا ہے تین مرتبہ (اس کلمہ کو مکر فرماتے رہتے) یہی تریغیب تریہیب میں ہے کہ یہ حدیث مرسل جید ہے اسکی تائید میں کئی حدیثیں وارد ہوتی ہیں۔ اسوجہ سے یہ حدیث درج حسن کو ہو گئی۔ اور حجت یسے کے لائق ہے۔

دوسری حدیث حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر سے گم پایا۔ یکایک آپ کو دیکھتی ہوں جنت البقیع میں (دعا کر رہے تھے) فرمایا کیا تو جانتی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کچھ زیادتی کرینگے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میرا خیال گذرا کہ آپ کسی اپنی بی بیوں کے یہاں تشریف لینگے ہونگے۔ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نصف شب شعبان میں آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے۔ اور لوگوں کی بخشش فرماتا ہے نبی کلب کی کبریوں کے ہر ایک بال سے زیادہ۔ ترمذی ابن ماجہ۔ یہ روایت منقطع ہے یہی بن کثیر کو عروہ سے اور حجاج بن اریطاط کو یحییٰ سے سماع ثابت نہیں۔

ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت آئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ نصف شعبان کے رات میں (بندوں کی طرف) جھانکتا ہے۔ کل خلق کی بخشش فرماتا ہے مگر مشرک اور کینے ور (بغض عداوت) رکھنے والی کی (بخشش نہیں ہوتی) بن ماجہ۔ اس روایت میں ولید بن مسلم مدلس ہے۔ ابن اہبیدہ مدروق میں لیکن انکی کتاب میں جلیبی تھیں اسوجہ سے حافظہ میں نقصان آگیا تھا۔ چوتھی حدیث معاذ بن جبل سے اس باب میں آئی ہے حدیث ابی موسیٰ اشعری کے ہم معنی ہے طبرانی نے اسکو روایت کیا ہے۔ ابن حبان اپنے صحیح میں لائے ہیں۔ پانچویں حدیث عبداللہ بن عمر سے مروی عامرونی ہے۔ یہ بھی ہم معنی حدیث معاذ سے حاصل یہ ہے کثرت طرق سے شب برآہ کے متعلق روایتیں وارد ہوئیں اسوجہ سے درج حسن تک یا صحیح لغیر ذکا۔ بیچگیں۔ اصل رات کی فضیلت ثابت ہوئی رات میں عبادت اور دعا و تسبیح و تہلیل کی فضیلت ثابت ہوئی۔

چھٹی حدیث حضرت علیؑ کی ہے جسکے الفاظ یہ ہیں اذا كانت لیلۃ النصف من شعبان فقوموا لیلہا و صوموا یومہا فان اللہ تعالیٰ ینزل فیہا بعد غروب الشمس الی السماء الدنیا فیقول الا من مستغفر فاعفولہ الا مستترق فاسترقہ۔ الا ھبتے فاعافیدہ الا کذا الا کذا حتی تطلع الفجر واہ ابن ماجہ۔ حاصل مضمون شب برآہ میں رات کو عبادت کرو۔ دن میں ذرا

رکھو۔ اللہ ایک بعد از ایک آفتاب آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے۔ اور ارشاد فرماتا ہے کیا کوئی روزی مانگتا ہے کہ اسکو روزی دوں۔ کیا کوئی بخشش طلب کرے کہ اللہ دوں کہ کوئی مصیبت میں مبتلا ہے کہ اسکو سلامتی دوں علیٰ ہذا العیاس طلوع صبح تک۔

یہ روایت نہایت ضعیف ہے۔ انہیں ایک راوی ابو بکر بن ابی بردہ سے جو متہم باللذہ ہے بلکہ موضوع حدیث بنانا تھا یہ حدیث قابلِ جوخت نہیں۔ قاضی شاہ رحمہ اللہ کے بھی ملاحظہ فرمائیں۔ نزول اللہ ببارک و تعالیٰ کا آسمان دنیا پر آفرات تہجد کے وقت میں ہمیشہ کیلئے ثابت ہے قیام اللیل کی فضیلت ایک حدیث میں ثابت ہے۔ ہندو میں شعبان، رین میں ایک روزہ کا ثبوت صحیح و حسن کسی حدیث سے نہیں ہوتا ہذا ایک روزہ رکھنا ثابت ثبوت ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص ایامِ ہض کے تین روزہ رکھے اسکا ثبوت احادیث صحیحہ سے ہے کچھ شعبان کی تخصیص نہیں شعبان میں بھی رکھے۔ ہر مہینہ کی تیرہویں پندرہویں تاریخ ایامِ ہض میں۔

شعبان کے مہینہ میں ازواجِ مطہرات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی روزہ رکھتی تھیں۔ قضا و رمضان کے روزہ کی قضا رکھنی تھیں جو بوجہ ہض کے ترک ہوتا ہے۔ فقہاء و مہینوں میں بوجہ اشغال نبوی کے نہیں رکھتی تھیں اس سے بھی روزہ شعبان کی فضیلت ثابت ہوئی۔ یہ مہینہ بھی روزہ کا ہے لیکن نقلی یا روزہ کی قضا۔

ایک حدیث میں نصف شعبان کے بعد روزہ کی ماندت نکلتی ہے مگر دونوں میں یہ یقین ہے کہ جو شخص قدرت روزہ کی رکھتا ہے وہ اول و نصف قریہ۔ آخر تک رکھتا ہے۔ بشرطیکہ روزہ رمضان میں خلل نہ ہو۔ اور جسکو قدرت نہیں وہ بعد نصف شعبان نہ رکھے۔ ممکن ہے کہ ضعف ہو جائے۔ سب سے روزہ رمضان میں فعل واقع ہوا۔ حدیث مانعت یہ ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان النصف من الشعبان فلا صوم حتی یلحی رمضان۔ رواہ ابن ماجہ و ابن ماجہ و ابن ماجہ و ابن ماجہ۔ اس حدیث میں علامہ ابن عبد الرحمن میں تقریباً میں ہے مدروق و ماہوم۔ الحاصل یہ راوی من احدث ہیں۔ روایت سنن معارض حدیث صحیح کے نہیں ہو سکتی تھیں ماہ رمضان میں روزہ رکھنے کی فضیلت و سنیت ثابت ہے۔

استقبالِ رمضان کیلئے آخر شعبان میں ایک دو روزہ رکھنے سے منع ہیں۔ اگر کوئی شخص رکھے تو اب سے محجوب ہے۔ مگر وہ شخص رکھ سکتا ہو جو کہ کسی دن روزہ رکھتا تھا اور یہ دن آگے وہ رکھ سکتا ہے۔ عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقبل صیام رمضان ہوم وکایومین الا سلکان بضم ص و فایصومہ رواہ ابن ماجہ و الترمذی و شیخ الحدیث زکریا ایک دن دو دن (آخر شعبان میں) رمضان کے رعایت سے۔ مگر وہ شخص جو کسی دن روزہ رکھتا تھا وہ رکھ لے۔

شعبان بھی متبرک مہینہ ہے۔ رمضان المبارک سید الشہد ہے۔ بوجہ جو کہ جو نیکی شعبان بھی باعث برکت ہے جو عبادت مسنون ہے اور ذکر و کار سنت صحیحہ سے ثابت ہیں اس سے تجاوز نہ کریں ورنہ بدعت کے مرتکب ہو گئے۔ آتش بازی اسراف ہے اسوجہ سے ممنوع ہے قال اللہ تعالیٰ ان المبدارین کا نواخوان الشیاطین۔ بے جا خرچ کرنا اور شیطان کے بھائی ہیں خاص کر شعبان کے مہینہ میں عمل نبی آدم کے درگاہ رب العالمین میں پیش ہوتے ہیں اس پر توبہ استغفار چاہئے تاکہ عمل صالح درجہ قبولیت میں ہوں اور گناہوں کی مغفرت ہو۔ فرود یا جوج اوج کی پیروی ہوتی ہے۔ مگر وہ کافر آسمان کی طرف تیرنا کر اللہ پاک سے جنگ کیلئے تیار کی تھی۔ ایسے ہی یہ تشبازی والے اللہ جل جلالہ سے جنگ کرتے ہیں بالافاق علماء ماہ شعبان میں تشبازی ممنوع ہے اور شیطان طریقہ ہے۔

مردوں کی روح کو حلوہ پوری وغیرہ کچا کر شب براءہ میں ایصالِ ثواب کرنا بدعت ہے شریعت مطہرہ سے ثابت نہیں اور یہ اعتقاد